سوال

(308)قبضہ کیے بغیر چیز آ گے بیچنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

منڈیوں میں خرید وفروخت کی اکثر یہ صورت سامنے آتی ہے کہ آدمی کوئی چیز خریدتا ہے اور اسے مالک کے پاس ہی چھوڑ دیتا ہے ، اسی حالت میں اس کو آگے فروخت کر دیا جاتا ہے ، کیا اس طرح خرید وفروخت کرنا جائز ہے ، اگر نا جائز ہے تو کیوں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تمام فقہاء عظام کا اس امر پر اتفاق ہے کہ کسی چیز کو خریدنے کے بعد اس پر قبضہ کرنے سے پہلے پہلے اسے فروخت کرنا نا جائز ہے ، رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :

''جس نے اناج خریدا وہ اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک اسے ناپ تول کر پورا نہ کر لے ۔ '' [1]

ایک روایت میں وضاحت ہے کہ اسے اپنے قبضے میں لیے بغیر آگے فروخت نہ کرے ۔[2] اس حدیث میں اناج اور غلے کا حکم بیان ہوا ہے ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کھانے کی اشیاء کے علاوہ ہر چیز کا یہی حکم ہے ۔[3] بلکہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر فرمایا ہے :

''تم جب بھی کوئی چیز خریدو تو اس پر قبضہ کیے بغیر آگے فروخت نہ کرو ۔'' [4]

امام ابو داؤد رحمة اللہ علیہ نے اس روایت کو بایں الفاظ بیان کیا ہے کہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی جگہ میں جہاں سے سامان خریدا ہے وہیں پر بیچنے سے منع فرمایا ہے ، یہاں تک کہ تاجر حضرات اپنا سودا اٹھا کر اپنے اپنے گھروں میں لے جائیں ۔[5] امام ابن قیم رحمة اللہ علیہ کہتے ہیں : ''خریدی ہوئی چیز کو قبضے میں لینے سے پہلے فروخت کرنے کی ممانعت اس لیے ہے کہ خریدار ایسی صورت میں اسے قبضے میں لینے سے عاجز ہوتا ہے ، ممکن ہے فروخت کنندہ اس چیز کو اس کے حوالے کرے یا نہ کرے ، خاص طور پر جب وہ دیکھ رہا ہو کہ خریدار کو اس سے بہت نفع ہو رہا ہے تو وہ اس بیع کو ختم کرنے کی کوشش کرے گا ، خواہ انکار کرے یا فسخ بیع کے لیے کوئی حیلہ تلاش کرے ۔'' [6]

بہر حال آج کل منڈیوں میں جس طرح خرید وفروخت ہوتی ہے کہ ایک چیز خرید کر وہیں اسے آگے فروخت کر دیا جاتا ہے ، خریدار اس پر قبضہ نہیں کرتا ، یا اصل مالک سے پرچی حاصل کر کے اسے فروخت کر دیا جاتا ہے ، شرعی طور پر ایسا کرنا جائز نہیں ہے ۔ (وا اعلم)

---

[1]بخاری، البیوع : ۲۱۲۶۔

[2]مسلم، البیوع : ۱۵۲۵۔

[3]جامع ترمذی، البیوع : ۱۲۹۱۔

[4]مسند امام احمد، ص : ۴۰۲، ج ۲۔

[5]ابوداود، البیوع : ۳۴۹۸۔

[6]اعلام الموقعین، ص؛ ۱۳۴، ج ۳۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد : 3، صفحہ نمبر : 272

محدث فتویٰ